باب نمبر55

لوگوں پر مرکوز پروگراموں کی مثالیں:

اس باب میں پانچ ممالک میں بحالی کے چھ پروگراموں کی مثالیں دی گئی ہیں۔ پروگرام ایک دوسرے سے کافی مختلف ہیں لیکن ان سب میں یہ بات مشترک ہے کہ معذور افراد خود یا ان کے خاندان والے ان کو چلا رہے ہیں۔ اگرچہ یہ سب مقامی لوگوں کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں لیکن ہر ایک کے پاس ایک چھوٹا مرکز ہے جہاں پر معذور افراد یا ان کے خاندان والے ایک دوسرے کی ضروریات پوری کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ہم یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ یہاں پر دی گئی مثالیں بہت اچھے یا کامیاب ترین پروگرام ہیں یہ وہ مثالیں ہیں جن سے ہم ذاتی طور پر بہت واقف ہیں۔

ہر پروگرام کا مختصر خاکہ پیش کیا گیا ہے ہم نے صرف ان کی سب سے زیادہ دلچسپ اور انوکھی خصوصیات پر توجہ دینے کی کوشش کی ہے، خصوصاً وہ خصوصیات جو دوسرے پروگراموں کے لئے مثال بن سکتی ہیں ہم نے یہ بھی بتایا ہے کہ یہ پروگرام کس طرح بڑھ کر دوسرے علاقوں میں پھیلے۔ بنیادی سطح پر اگرچہ اس طرح کے پروگرام آہستہ پھیلتے ہیں لیکن یہ زیادہ موثر ہوتے ہیں، بہ نسبت ان پروگراموں کے جو اوپر سے مسلط کئے جاتے ہیں۔

(1) Projimo پروجیمو، دیہاتی میکسکو

Projimo پراجیکٹ مغربی میکسکو کے دیہاتی علاقوں میں بحالی کا پروگرام ہے جس کو معذور دیہاتی معذور بچوں اور ان کے خاندانوں کی خدمت کے لئے چلا رہے ہیں۔ ایک پرانے ہیلتھ پروگرام کے معذور دیہاتی کارکنوں نے 1982 میں یہ شروع کیا تھا۔

معذور بچوں اور ان کے خاندان کے افراد کو زیادہ خود انحصار بنانا Projimo کا مقصد ہے غریب لوگوں کو کم لاگت اور اعلیٰ معیار کی ایسی خدمات مہیا کرنا، جو ان کو کہیں اور نہ ملیں ان کا نصب العین ہے۔

Projimo کی ٹیم بحالی کی کئی اقسام کی خدمات اور اوزار مہیا کرتی ہے۔ ان میں خاندان کے ساتھ مشاورت اور تربیت، جسمانی علاج والے کام اور ہنر کی تربیت، سہولت فراہم کرنے والی پٹیاں بنانا، مصنوعی اعضاء اور پہیوں والی کرسیاں بنانا اور خصوصی نشستیں بنانا شامل ہیں۔

Projimo ایک چھوٹے گاؤں میں واقع ہے لیکن قریبی دیہات اور قصبوں اور قریبی بڑے شہروں سے تعلق رکھنے والے بچوں اور ان کے خاندان کے افراد کی خدمت بھی کرتے ہیں۔ گاؤں کے مقامی لوگ باہر سے آنے والے معذور بچوں اور ان کے خاندان کے افراد کو اپنے گھروں پر ٹھہرا کر پراجیکٹ سے تعاون کرتے ہیں سکول کے بچے تمام بچوں کے کھیل کا میدان اور کھلونے بنانے میں مدد کرتے ہیں۔

projimo کی ٹیم کا ایک حصہ

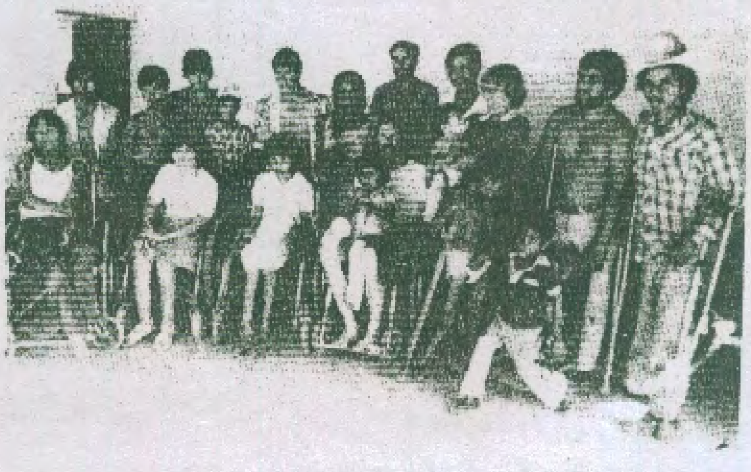

Projimo بحالی کے دوسرے پروگراموں سے بہت حوالوں سے مختلف ہے،

(1) لوگوں کا کنٹرول، کئی ایسے پروگراموں کے برعکس، جن کو باہر کے لوگ بناتے اور چلاتے ہیں گاؤں کے مقامی معذور لوگ projimo کو چلاتے اور کنٹرول کرتے ہیں۔

(2) غیر پیشہ ورانہ افرادی قوت: اگرچہ گاؤں کی ٹیم کئی پیشہ ور ہنروں میں مہارت رکھتی ہے لیکن اس میں زیادہ تر معذور افراد ہیں جن کی اوسط تعلیم پرائمری سکول میں تین سال کی پڑھائی ہے ان کی تربیت زیادہ تر غیر رسمی ہوتی ہے۔

Projimo کے سٹاف میں کوئی عہدیدار پیشہ ور نہیں ہے لیکن جسمانی معالج، آسانی پیدا کرنے والی پٹیاں بنانے والے، مصنوعی اعضاء بنانے والے اور بحالی کے دوسرے ماہرین کو مختصر وقفے کے لئے دعوت دی جاتی ہے کہ وہ آ کر اپنے ہنر دوسرے لوگوں کو سکھائیں۔

Projimo کے دو رہنما بچے کی نشوونما کی سطح کا تجزیہ کر رہے ہیں۔ یہ دونوں پہلے بحالی کے لئے آئے تھے

Projimo کی ٹیم کا خیال ہے کہ بحالی کے علم اور ہنر کو آسان بنا کر لوگوں کو مہیا کرنے کے ذریعے ہی دنیا کے لاکھوں معذور بچوں کی خدمت کی جاسکتی ہے۔

(3) خدمات مہیا کرنے اور حاصل کرنے والوں میں برابری: جب projimo کی ٹیم سے پوچھا جائے کہ ان کے پاس کتنے کارکن ہیں تو ان کے پاس کوئی آسان جواب نہیں ہوتا ہے۔ یہ اس لئے ہوتا ہے کیونکہ خدمات مہیا کرنے والوں اور حاصل کرنے والوں میں کوئی واضح فرق نہیں ہوتا۔ باہر سے آنے والے معذور نوجوان افراد اور ان کے خاندان والوں سے کہا جاتا ہے کہ وہ اپنی صلاحیت کے مطابق مدد کریں Projimo کے زیادہ تر کارکن شروع میں خود بحالی کیلئے آئے تھے۔ انہوں نے مختلف طریقوں سے مدد کرنا شروع کیا، پھر وہاں پر رکنے کا فیصلہ کیا اور رفتہ رفتہ ٹیم کے رکن بن گئے۔

(4) اجتماعی عمل کے ذریعے اپنی حکمرانی:

Projimo کی ٹیم ایسا لائحہ عمل اختیار کرنے کی کوشش کرتی آرہی ہے کہ جس کے ذریعے تمام شرکاء منصوبہ بندی، تنظیم سازی اور فیصلہ سازی میں حصہ لے سکیں۔ وہ افسر اور ماتحت کے عام تعلق سے اپنے آپ کو آزاد کرنے اور زیادہ دوستانہ تعلق قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ گروپ میں سے ایک شخص کو ایک مہینے کے لئے رابطہ افسر مقرر کیا جاتا ہے، اس طرح سب کو موقع ملتا ہے۔ اس سے بہت ساری کاہلی اور غیر یقینی صورت حال پیدا ہوتی ہے لیکن گروپ میں جمہوری عمل بہت آگے بڑھتا ہے۔

Projimo میں زیادہ تر تربیت کام میں رہنمائی کرنے کے ذریعے دی جاتی ہے۔ یہاں projimo کے کارکن باہر سے آئے ہوئے ماہر کی راہنمائی میں ورزش کر رہے ہیں۔ والدین بچے اور کوئی بھی سیکھنے کے شوقین شامل ہو سکتے ہیں۔

(5) منکسر آمدن: Projimo کی ٹیم کے کارکنوں کا خیال ہے کہ ان کو اتنی تنخواہ ملنی چاہیئے جتنی کہ ان مزدوروں کو ملتی ہے جن کی وہ خدمت کرتے ہیں ان کو یہ احساس ہے کہ ماہرین اور تکنیک کار جو زیادہ معاوضہ مانگتے ہیں وہ ایک وجہ ہے کہ غریب بچے اپنی ضرورت کا علاج اور سہولت فراہم کرنے والی اشیا نہیں حاصل کر سکتے۔

(6) تمام غیر مراعات یافتہ لوگوں کے ساتھ اتحاد: projimo کی ٹیم کی نظر میں معذور افراد کے ساتھ معاشرے کا غیر منصفانہ سلوک معاشرے کی غیر منصفانہ بناوٹ کا صرف ایک پہلو ہے وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ معذور افراد کو ان سب لوگوں سے یک جہتی کرنی چاہیئے جن کا استحصال کیا جاتا ہے۔ غلط سمجھا جاتا ہے مسترد کیا جاتا ہے یا برابری کا درجہ نہیں دیا جاتا ہے۔ اس احساس کی وجہ سے ٹیم اپنے آپ پر زیادہ تنقید کرنے اور اپنے گروپ میں خواتین کیلئے برابری کا مقام حاصل کرنے کے قابل ہوئی ہے۔

اس طرح projimo کی ٹیم اپنے کردار کو نہ صرف معذور بچوں اور ان کے خاندان والوں کو طاقتور بنانے بلکہ معاشرتی تبدیلیوں کی جدوجہد کا ایک حصہ سمجھتی ہے۔

(7) نچلی سطح پر اثر: Projimo کا طریقہ کار کئی طریقوں سے پھیلتا جا رہا ہے۔ کئی قصبوں اور دیہاتوں میں معذور بچوں کے والدین مقامی طور پر منظم ہونا کھیل کے میدان بنانا اور اپنے خصوصی تعلیمی پروگرام شروع کر چکے ہیں۔ Projimo نے میکسکو کے دوسرے حصوں اور لاطینی امریکہ سے بحالی اور صحت کے کارکنوں کو دعوت دی ہے کہ وہاں آ کر ان کا کام دیکھیں۔ کچھ پروگراموں نے اپنے معذور نمائندے کچھ مہینوں کے لئے projimo میں کام کرنے اور سیکھنے کے لئے بھیجے تاکہ وہ اپنے علاقوں میں بھی ایسے ہی پروگرام شروع کر سکیں۔

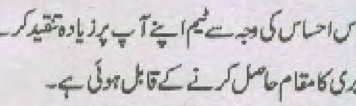

projimo کا تجربہ یہ کتاب لکھنے کی بنیاد بنا۔ مختلف ابواب میں projimo کی کئی مثالیں دی گئی ہیں۔

(2) لوس پارگوس، شہری میکسکو:

لوس پارگوس میکسکو کے مغربی ساحل کے شہر مزاٹلان میں معذور بچوں کے والدین کی تنظیم ہے ایک مقامی سماجی کارکن تریسا پائز نے یہ پروگرام شروع کیا تھا۔ سرکاری ہسپتال میں کام کرنے کے دوران تریسا کو یہ دیکھ کر تشویش ہوئی کہ معذور بچوں کو بنیادی طبی علاج تو مہیا کیا جاتا ہے لیکن ان کی بحالی کیلئے کچھ نہیں کیا جاتا ہے۔ اساتذہ کی طرف سے مسترد کئے جانے، سفر کی مشکلات یا والدین کی طرف سے ضرورت سے زیادہ حفاظت کی وجہ سے زیادہ تر معذور بچے سکول نہیں جاتے تھے۔

تریسا نے متعلقہ والدین کو اکٹھا کرنا شروع کیا اور وہ دوسروں کو دعوت دیتے۔ آج لوس پارگوس میں معذور بچوں والے ساٹھ خاندان شامل ہیں اور ان کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

لوس پارگوس نے اپنا خصوصی تعلیمی پروگرام شروع کیا ہے اور مقامی یونیورسٹی کے حکام کو اس بات پر آمادہ کیا ہے کہ سکول کے وقت کے بعد ایک مقامی سکول کی عمارت استعمال کرنے کے لئے مہیا کی جائے۔ کچھ اساتذہ جو رضا کارانہ کام کرتے ہیں خود بھی معذور ہیں۔ اس طرح وہ بچوں کے لئے اچھے مثالی نمونے ثابت ہوتے ہیں۔

لوس پارگوس کے چند بچے اپنے استاد کے ساتھ۔ ان کا استاد جو خود بھی فالج سے شدید متاثر ہوا ہے ان کی ضروریات اچھی طرح سمجھ سکتا ہے۔

لوس پارگوس ایک بڑی رنگدار مچھلی کا نام ہے۔ بچوں نے اس نام کا انتخاب کیا تھا یہ نام بھی شاید مناسب ہے کیونکہ پروگرام چلانے کے لئے زیادہ تر پیسہ مچھلی کے کھپروں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ ہر ہفتے کے اختتام پر بچے اور ان کے والدین ساحل سمندر پر اس جگہ جاتے ہیں جہاں مچھیرے اپنی کشتیاں کھڑی کرتے ہیں اور بازار کے لئے مچھلیاں صاف کرتے ہیں۔ یہ لوگ مچھلی کے بڑے کھپرے، اکٹھا کر کے صاف کرتے ہیں اور رنگ کر، ان سے مصنوعی پھول بناتے ہیں۔ بچے اور والدین ان پھولوں کو خوبصورت گلدستوں میں سجاتے ہیں۔ سیاحوں کے شہر مزاٹلان میں پھول بیچنا ایک اچھا کاروبار بن چکا ہے۔ جب ہم پچھلی مرتبہ لوس پارگوس گئے تھے تو والدین اور بچے 2000 گلدستے ہنگامی طور پر بنانے کی کوشش کر رہے تھے۔

لوس پارگوس Projimo سے 100 میل کے فاصلے پر واقع ہے اور وہ اپنے معذور بچے بحالی کے لئے projimo لے جاتے ہیں۔ بحالی کی ان خدمات کے لئے انہیں Projimo لے جایا جاتا ہے جو شہر میں دستیاب نہ ہوں ان کا Projimo جانا شہری بچوں کے لئے دیہاتی علاقوں کی تفریح بھی ہوتی ہے۔

لوس پارگوس کا ایک بچہ پودوں کو پانی دے رہا ہے۔ والدین اور بچے مل کر ایک باغ لگا رہے ہیں۔

حکومت، سرکاری سکولوں اور معاشرے کو آمادہ کرنا کہ معذور بچوں کی ضروریات پوری کرنے میں مدد کریں اور انہیں قبول کریں، عزت اور مواقع فراہم کریں، لوس پارگوس کے مقاصد میں سے ایک ہے۔ کچھ تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں لیکن ان کی رفتار سست ہے۔ جیسا کہ والدین میں سے ایک کہتا ہے۔ ''کوئی کام کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم خود کریں۔''

لوس پارگوس کا نظریہ دوسرے علاقوں میں پھیلنا شروع ہو گیا ہے۔ قریب کے دوسرے بڑے شمالی شہر، کیولیا کن، میں معذور بچوں کے والدین ایسا پروگرام شروع کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لگن اور لوگوں کو اکٹھا کر کے ان سے کام لینے والے چند افراد کامیابی کے لئے ضروری ہیں۔

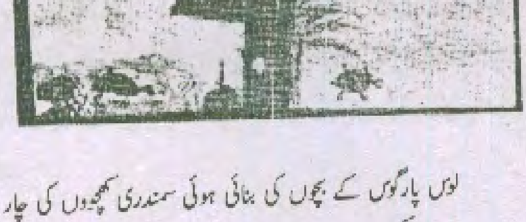

لوس پارگوس کے بچوں کی بنائی ہوئی سمندری کچھوؤں کی چار تصویریں۔ یہ سمندری کچھوے بچانے کے لئے چلائی جانے والی مہم کا حصہ ہیں

(3) مفلوج افراد کی بحالی کا مرکز (CRP) بنگلہ دیش:

دارالخلافہ ڈھاکہ میں واقع CRP برطانوی فزیوتھراپسٹ کی مدد سے مقامی لوگ چلا رہے ہیں۔ عملے کے چار ارکان کی ریڑھ کی ہڈیاں زخمی ہیں۔

یہاں پر شدید مفلوج افراد کو طویل المدت اور کم مدت کی بحالی کی خدمات مہیا کی جاتی ہیں۔ یہاں پہنچنے کے پہلے دن سے ہی مفلوج افراد مرکز کی آمدن میں حصہ لینے کے لئے کام شروع کر دیتے ہیں جو لوگ پہیوں والے تختوں پر لیٹے ہوتے ہیں وہ مقامی مارکیٹ میں فروخت کرنے کے لئے مارکیٹ کی تھیلیاں بناتے ہیں اور مختلف اوزار کی ویلڈنگ اور ان کو رنگ دیتے ہیں۔ یہ گروپ نہ صرف اپنے استعمال کے لئے بلکہ دوسرے ہسپتالوں اور مارکیٹ میں فروخت کرنے کے لئے ہڈیوں اور ہسپتال میں استعمال ہونے والے اوزار بناتے ہیں۔

مدھاب جو خود مفلوج ہے اور اس مرکز میں 1980 سے کام کر رہا ہے۔ تصویریں بناتا ہے۔ معذور کارکن اس کی بنائی ہوئی تصویروں کے کارڈ چھپوا کر فروخت کرتے ہیں اور مرکز کے لئے آمدن کا ذریعہ ہیں مدھاب تعلیمی پروگرام کا ذمہ دار ہے۔ وہ ان سب کی نگرانی کرتا ہے جو پڑھتے لکھتے یا پڑھاتے ہیں۔

CRP بھی عملی ہنر سکھاتا ہے اسطرح شرکاء نہ صرف پروگرام کے لئے کماتے ہیں بلکہ ان کو ایسے ہنر سکھائے جاتے ہیں جن کے ذریعے وہ واپس گھر جا کر اپنے لئے بھی کما سکتے ہیں۔ سکھائے جانے والے زیادہ تر ہنر ایسے ہوتے ہیں کہ سیکھنے والے اپنے چھوٹے کاروبار شروع کر سکتے ہیں مثلاً سلائی، ویلڈنگ، کپڑا اور سویٹر بننا وغیرہ

CRP نے مقامی دیہاتوں کی ضروریات اور طرز زندگی کو مدنظر رکھتے ہوئے بحالی اور ہڈیوں کے کئی اقسام کے اوزار بنائے ہیں۔ ان میں زمین کی سطح کی پہیوں والی کرسیاں شامل ہیں جو ایسے افراد کیلئے ہوتی ہیں جو زمین پر کھانا پکاتے اور کھاتے ہیں۔ دھات کی ایسی چارپائیاں بھی بنائی گئی ہیں جن کو نیچے کیا جا سکتا ہے تاکہ زمین اور پہیوں والی کرسیوں پر آسانی سے منتقل ہوا جا سکے۔

باد، جو مفلوج ہے CRP کی بنائی ہوئی سائیکل پر ورزش کر رہا ہے جبکہ ریڑھ کی ہڈی کی ٹی بی سے مفلوج دلوار، چلنے کی مشق کر رہا ہے۔

اگرچہ معذور افراد اور ان کے خاندان CRP کو بہت پسند کرتے ہیں لیکن مخالف گروپ اس پر کافی حملے کر چکے ہیں لوگوں پر مرکوز کئی کامیاب پروگراموں کو ایسی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ وہ بڑے اداروں کی نسبت زیادہ دوستانہ، لچکدار اور موثر خدمات فراہم کرتے ہیں۔

مفلوج افراد کی بحالی کے مرکز CRP کے زیادہ تر اخراجات بیرونی

چندوں سے پورے کئے جاتے ہیں۔ اس کے اخراجات کا کچھ حصہ اس کی مصنوعات کی فروخت سے بھی پورا کیا جاتا ہے۔

(4)معذور انقلابیوں کی تنظیم، نکاراگوا

سوموزا کی آمریت سے نکاراگوا کی آزادی کے بعد معذور انقلابیوں کی تنظیم شروع کی گئی تھی یہ نوجوان افراد کے ایک ایسے گروپ نے شروع کی تھی جو ریڑھ کی ہڈی کے زخم کی وجہ سے مفلوج ہو چکے تھے۔ ان میں سے کچھ 14,13 یا 15 سال کے لڑکے تھے جب وہ پہلے سوموزا کے خلاف جدوجہد میں شامل ہوئے تھے۔

پہیوں والی کرسی جیسی عام ضرورت کے بارے میں تشویش کی وجہ سے معذور انقلابیوں کی تنظیم شروع کی گئی تھی جنگ کی وجہ سے معذور افراد کی تعداد میں اضافہ، پہیوں والی کرسیوں کے مقامی کارخانے کا فقدان اور امریکہ کی طرف سے پابندی کی وجہ سے پہیوں والی کرسیوں کی درآمد میں مشکلات، پہیوں والی کرسیوں میں شدید کمی واقع ہوئی۔

شمالی امریکہ کے دو نوجوانوں، جو خود بھی ریڑھ کی ہڈی کے زخم کی وجہ سے معذور تھے، معذور انقلابیوں کی تنظیم کو پہیوں والی کرسیوں کا ایک چھوٹا کارخانہ لگانے میں مدد دی۔ ان میں سے ایک پہیوں والی کرسیوں کا ڈیزائنر تھا جبکہ دوسرا معذور افراد کا نمائندہ کونسلر تھا۔

معذور انقلابیوں کی تنظیم اب اعلیٰ معیار کی پہیوں والی کرسیاں بناتی ہے، جو ناہموار سطح زمین کے لئے بنائی جاتی ہیں اور دوسری تجارتی پہیوں والی کرسیوں سے قیمت میں بہت زیادہ کم ہوتی ہیں۔

اگرچہ معذور انقلابیوں کی تنظیم نے پہیوں والی کرسیوں سے ابتدا کی تھی لیکن اب ایک ایسی تنظیم بن چکی ہے جو تمام معذور افراد کی نمائندگی اور ان کے حقوق کا تحفظ کرتی ہے۔ اس نے وزارت صحت پر دباؤ ڈالا کہ معذور افراد کی ضروریات پوری کرنے کے لئے زیادہ اقدامات کرے۔ حکومت، جو دوسری حکومتوں کی نسبت لوگوں کی زیادہ نمائندگی کرنے کی کوشش کرتی ہے، نے اچھا ردعمل دکھایا ہے انہوں نے سرکاری ریڈیو اور ٹیلیویژن پر معذور انقلابیوں کی تنظیم کے مختصر تعلیمی پروگراموں کے لئے وقت دیا ہے اور اس بات پر بھی آمادہ ہوئی ہے کہ بہت غریب خاندانوں کے لئے بنائی جانے والی پہیوں والی کرسیوں کی لاگت وہ خود اٹھائے گی معذور انقلابیوں کی تنظیم ملک کے بحالی سربراہ کے ساتھ قریبی رابطے میں ہے۔ اس طرح قومی پالیسی بنانے میں معذوروں کی یہ تنظیم اپنا کردار ادا کرتی ہے۔

یہ وہ فوائد ہیں جو انقلابی عوامی حکومت والے ملک میں اس تنظیم کو حاصل ہیں۔ دوسری طرف امریکی حکومت کی طرف سے لگائی گئی پابندی اور دوسری مشکلات کی وجہ سے معذور انقلابیوں کی تنظیم کو نقصان پہنچتا ہے۔ بعض اوقات دھات کی ٹیوب، بیرنگ اور دوسری بنیادی اشیاء کی وجہ سے پہیوں والی کرسیوں کی تیاری رک جاتی ہے۔

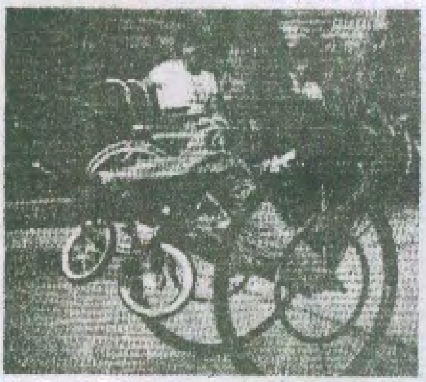

معذور انقلابیوں کی تنظیم میں بھرپور اضافہ ہو رہا ہے۔ اس نے نکاراگوا کے دوسرے حصوں میں معذور افراد کے گروپوں کو منظم کرنا شروع کیا ہے۔ اس کے ممبروں نے وسطی امریکہ اور دوسرے ممالک کے معذور نمائندوں کو بھی پہیوں والی کرسیاں بنانے کی تربیت دی ہے۔

(5)لوگوں کے ذریعے چلایا جانے والا بحالی پروگرام پاکستان:

یہ پروگرام پاکستان کے شمال مغربی سرحدی صوبہ کے شہر پشاور میں 8 ذہنی معذور بچوں کے لئے پلے گروپ کے طور پر شروع کیا گیا تھا۔ 1978 میں خصوصی تعلیم کی ایک ویلش استاد اور اس کا شوہر 3 پاکستانی کارکنوں کے ساتھ شامل ہو گئے اگلے 7 سالوں میں یہ پلے گروپ بڑھ کر بحالی اور ریسورس کا مرکز بن گیا جس میں روزانہ 70 جسمانی اور 40 ذہنی معذور شرکت کرنے لگے۔

گھٹنے کا جوڑ سیدھا کرنے کے لئے پٹی چڑھائی جارہی ہے۔

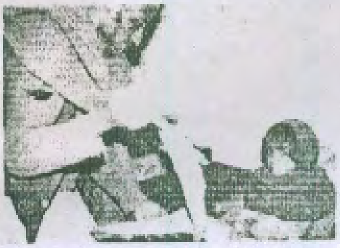

چند دستیاب ماہرین مقامی عملے کے افراد کو خصوصی تعلیم، جسمانی علاج، سہولت فراہم کرنے والی پٹیوں کی تیاری، والدین کے ساتھ مشاورت اور خدمات کی منصوبہ بندی میں تربیت دیتے ہیں۔

لوگوں کے ذریعے چلایا جانے والا بحالی کا پراجیکٹ اس پروگرام کا ایک اہم حصہ ہے۔ پشاور کے قریبی دیہاتی علاقوں میں سہولیات کا فقدان ہے۔ محدود وسائل کے ساتھ زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کے لئے چھوٹے شہروں کے معذور بچوں پر پہلے توجہ دی گئی۔ معذور بچوں کے والدین اور رشتہ داروں کو اکٹھا کرنے کیلئے کالج کے رضا کار طالب علم گھر گھر جاتے تھے۔ عوامی اجتماعات منعقد کئے گئے اور ہر قصبے میں ایک ایسوسی ایشن بنائی گئی جس کا مقصد بحالی کی سرگرمیاں شروع کرنا تھا۔ لوگوں (بعض اوقات نوجوان معذور افراد) کو منتخب کرکے پشاور کے مرکز میں بنیادی ہنر سیکھنے کے لئے بھیجا جاتا۔ اس دوران ایسوسی ایشن کی کمیٹی نے فنڈز اکٹھے کئے اور بحالی کا ایک مرکز شروع کیا۔

اگرچہ ابتدائی پروگرام کو یونیسف اور دوسرے بیرونی ذرائع سے مالی امداد ملی تھی۔ لیکن قریبی بحالی مراکز کی مالی ضروریات زیادہ تر مقامی طور پر پوری کی جاتی ہیں۔ تنظیمی امور مکمل طور پر مقامی لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔

ایک بچے کی ہلنا سیکھنے میں مدد کی جارہی ہے۔

روزانہ خصوصی تعلیم اور جسمانی علاج مہیا کرنے کے علاوہ یہ مراکز اپنے ضلعوں میں وسائل کا کام کرتے ہیں۔ یہ مراکز گھر پر بحالی کے لئے لوگوں میں مشورے، کتابچے اور کتابیں تقسیم کرتے ہیں۔ اگر ممکن ہو تو عام سکولوں میں داخلے کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

1984 میں گھر پر بحالی کے بارے میں ریڈیو پر **12** منٹ کا پروگرام شروع کیا گیا (ان کے بہترین سکرپٹ دستیاب ہیں۔) پروگرام مناسب دستکاریاں بھی سکھاتا ہے جن کے ذریعے معذور نوجوان اپنے خاندان کی آمدن میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ ان دستکاریوں کا ہدایتی کتابچہ تیاری کے مراحل میں ہے۔

کرسٹائن مائلز کی لکھی ہوئی بہترین کتاب ذہنی معذور طالب علموں کے لئے خصوصی تعلیم بھی دستیاب ہے۔ اس کتاب میں ترقی پذیر ممالک میں مقامی ضروریات اور رسم و رواج کو پورا کرنے کے لئے خصوصی تعلیم پر از سرِ نو غور کرنے کی اہمیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

کرسٹائن کے شوہر مائک مائلز نے ترقی پذیر ممالک میں بحالی کی کوشش اور مسائل پر بہترین تنقیدی مقالے بھی لکھے ہیں۔

یہ پروگرام شمال مغربی سرحدی صوبہ کے کئی علاقوں میں معذور بچوں کے والدین کو منظم کرنے میں کامیاب ہوا ہے۔ ان کی کامیابی کا ایک اصول یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں "آسان کام پہلے کرو۔"

(6)مصنوعی اعضاء کا پروگرام، تھائی لینڈ/کمبوڈیا:

ایک اندازے کے مطابق کمبوڈیا میں جنگ کے آخری 8 سالوں میں 1200 سے زائد مرد، خواتین اور بچے بارودی سرنگوں پر قدم رکھنے کی وجہ سے اپنی ٹانگیں کھو چکے ہیں۔ زخمیوں کی بڑی تعداد کو تھائی لینڈ کی سرحد کے قریب مہاجر کیمپ میں واقع ہسپتال میں منتقل کیا جاتا ہے۔

ابتدا میں ہسپتال کے پاس مصنوعی اعضاء بنانے یا حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ اس وجہ سے ایک فرانسیسی امدادی ادارے نے کم لاگت کی مصنوعی ٹانگیں بنانا شروع کیں۔

ورکشاپ میں کام کرنے والے کارکنوں کی بڑی تعداد مہاجر ہے اور ان کے اعضاء کٹ چکے ہیں ان میں سے کچھ اپنی ہی ٹانگ بنانے میں مدد کر کے سیکھنا شروع کرتے ہیں۔

اس ٹیم میں فرانسیسی بھی شامل ہیں، جن میں سے کچھ پیشہ ور اعضاء بنانے والے ہیں انہوں نے مقامی اشیاء کو استعمال میں لاتے ہوئے کئی اقسام کے کئی کم لاگت والے اعضاء بنائے ہیں۔

ورکشاپ، قریبی بحالی مرکز اور بستروں اور اوزار بنانے کے لئے بانس اہم خام مال ہے بحالی کا کھیل کا میدان مکمل طور پر بانس سے بنایا گیا ہے projimo نے کھیل کا یہ میدان دیکھ کر اپنا میدان بنایا تھا۔

اس پروگرام کی ایک غیر معمولی خصوصیت یہ ہے کہ یہ دوسرے علاقوں تک پھیل گیا ہے۔ کٹی ہوئی ٹانگوں والے کئی کارکن تربیت حاصل کرنے کے بعد کمبوڈیا اکٹھے واپس جا کر مصنوعی اعضاء بنانے کی چھوٹی دکانیں کھول چکے ہیں۔ یہ پروگرام کارکنوں کو نہ صرف اعضاء بنانے کی تکنیک بلکہ بنیادی انتظامی امور میں بھی تربیت دیتا ہے۔ ان دکانوں میں کٹی اعضاء والے کئی کارکن کام کرتے ہیں جنگ کے علاقے کے قریب گھنے جنگلوں میں بھی یہ دکانیں قائم کی گئیں ہیں۔

ان دکانوں پر کام کرنے والے معذور کارکنوں کی دوستی اور محنت کا جذبہ ٹانگیں کھوتے والے نئے افراد کو بقا کی مہم میں شامل ہونے اور اپنی ٹانگوں کے زیاں کو قبول کرنے میں مدد دیتا ہے۔

تھائی لینڈ کے مصنوعی اعضاء کے پروگرام سے لی گئی تصاویر

☆☆☆☆